سمیرا اکبر
استاد شعبہ اُردو، جی سی یو نیورسٹی، فیصل آباد

ڈاکٹر نبی بخش بلوچ: علمی وادبی خدمات

Sumera Akbar
Department of Urdu,G.C.University Faisalabad.

Dr. Nabi Buksh Baloch: Intellectual and Literary Services

Renowned research scholar, historian and educationist Dr. Nabi Bakhsh Baloch was born in 1917. He got his degree in Ph.D from Columbia University, New York. He taught at Sindh University for 30 years. He worked as the Vice Chancellor of Sindh University and Islamic International University, Islamabad.Dr Bloach worked for the progress of the Sindhi language throughout his life. His services are unique in the field of Persian literature also. He edited five Persian histories "Chach Nama", "Beglar Nama", "Tareekh Tahiri", Lubb-e-Tareekh Sind" and "History of Balochi".He not only published their authentic texts but wrote their footnotes also. He edited Mehar Abdul Hussain Sangi's Persian writing, "Lataif-e-Latifi" which is a milesone in comprehending Latif. He also edited an informative book in Persain on the local Rular "Kalhora" family named "Baqiat az Ahwal-e-Kalhora". His last research work in Persian, "Sindh main Farsi Shaery ka Akhiri Door Takalma Altakmah", which was published by National Language Authority in 2007. It includes the life history and selected verses of 176 Persian Poets.

نامور محقق، مورخ، دانشور اور ماہر تعلیم ڈاکٹر نبی بخش بلوچ ۱۶/دسمبر ۱۹۱۷ء کو قریہ جعفر خاں لغاری، تعلقہ سنجھورو،

سانگھڑ ڈسٹرکٹ، سندھ میں پیدا ہوئے۔[1] ان کی شیر خوارگی میں ہی والد علی محمد خان انتقال کر گئے۔ والد کی وفات کے بعد ان کے چچا نے ان کی تعلیم و تربیت پر خصوصی توجہ دی۔

تعلیم: ڈاکٹر این اے بلوچ نے ابتدائی تعلیم اپنے آبائی قصبے میں حاصل کی، جبکہ بہاؤالدین کالج، جونا گڑھ سے بی اے آنرز (۱۹۳۷ء تا ۱۹۴۱ء) کیا۔ جہاں نہ صرف بہترین طالبعلم رہے بلکہ نصابی اور ہم نصابی سرگرمیوں میں بھی بھرپور شرکت کی۔ ۱۹۴۳ء میں نامور درسگاہ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ سے ایم اے عربی، ایل ایل بی کی ڈگری فرسٹ ڈویژن، پہلی پوزیشن کے ساتھ حاصل کی۔ ۱۹۴۵ء میں سندھ مسلم کالج، کراچی میں لیکچرار تعینات ہوئے۔ اسی برس برطانوی حکومت نے مرکزی سطح پر ڈاکٹریٹ کے لیے سکالرشپ کا اعلان کیا۔ ڈاکٹر این اے بلوچ نے سکالرشپ کے حصول کے مقابلے میں کامیابی حاصل کی۔[2] ۱۶/اگست ۱۹۴۶ء کو پی ایچ ڈی کے لیے امریکہ روانہ ہوگئے۔ جہاں کولمبیا یونیورسٹی، نیویارک میں علم التعلیم میں پی ایچ ڈی کے لیے داخلہ لیا ان کے ڈاکٹریٹ کے تحقیقی مقالے کا عنوان "A Programme of teacher education for the new status of Pakistan" تھا۔ ۱۹۴۹ء میں آپ نے ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی اور وطن واپس آ گئے۔

ڈاکٹر بلوچ ۱۹۵۰ء میں وزارت اطلاعات و نشریات میں بحیثیت افسر بکارِ خاص (Officer on Special Duty) تعینات ہوئے۔ ۱۹۵۱ء میں آپ کو پبلک سروس کمیشن نے دمشق کے سفارت خانے میں پریس اتاشی کے طور پر منتخب کیا گیا۔ لیکن علامہ آئی آئی قاضی، وائس چانسلر سندھ یونیورسٹی، حیدر آباد نے انہیں سندھ یونیورسٹی میں ''پروفیسر آف ایجوکیشن'' کے عہدے کی پیش کش کی۔ انہوں نے تعلیمی و تحقیقی زندگی کو سفارتی زندگی پر ترجیح دی اور فروغِ تعلیم کے جذبے کے تحت سفارتخانے کی ملازمت سے کہیں کم تنخواہ پر سندھ یونیورسٹی کی ملازمت اختیار کرنے پر آمادگی ظاہر کر دی۔ اور تیس برس تک اس یونیورسٹی میں تدریسی فرائض انجام دیتے رہے۔

ڈاکٹر نبی بخش بلوچ کا شمار سندھ یونیورسٹی کے 'شعبہ تعلیم' اور 'شعبہ سندھی' اور عالمی شہرت یافتہ ادارے ''انسٹی ٹیوٹ آف سندھالوجی'' کے بانیوں میں ہوتا ہے۔ دسمبر ۱۹۷۳ء میں انہیں سندھ یونیورسٹی کے وائس چانسلر بننے کا اعزاز بھی حاصل ہوا اور اسی سال آپ کو National Merit Professor کا درجہ بھی عطا کیا گیا۔ جنوری ۱۹۷۶ء تک آپ اس عہدے پر قائم رہے۔

جنوری ۱۹۷۶ء میں مرکزی حکومت نے ان کی خدمات حاصل کرتے ہوئے انہیں وفاقی وزارت تعلیم میں OSD مقرر کر دیا۔ اسی دور میں آپ Federal Pay Commission کے رکن بھی رہے۔ جولائی ۱۹۷۹ء تا ۱۹۸۲ء قومی کمیشن برائے تحقیق، تاریخ و ثقافت کے ڈائریکٹر کے طور پر خدمات انجام دیں۔ نومبر ۱۹۸۰ء میں بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی کے پہلے وائس چانسلر مقرر ہوئے۔ ۱۹۸۳ء میں قومی ہجرہ کونسل کے طور پر تقرر ہوا اور ۱۹۸۹ تک اس عہدے پر قائم رہے۔ دسمبر ۱۹۹۰ء میں سندھی زبان کا بااختیار ادارہ (Sindhi Language Authority) قائم ہوا اور آپ اس

ادارے کے پہلے چیئرمین مقرر ہوئے۔اس ادارے کی سربراہی کے دوران انہوں نے اشاعتی پروگرام پر خصوصی توجہ دی اور ۲۷ ماہ کے مختصر عرصے میں ۲۵ علمی و تحقیقی کتب شائع کرائیں۔جن میں کچھ قدیم اور نادر کتب کے جدید ایڈیشن بھی شامل تھے۔

تصانیف: ڈاکٹر این اے بلوچ تمام عمر زبان وادب بالخصوص سندھی زبان وادب کی خدمت کے لیے کوشاں رہے۔آپ کا شمار برصغیر کے ان گنے چنے افراد میں ہوتا ہے جن کی علمی خدمات کا دائرہ کار کئی زبانوں تک پھیلا ہوا ہے۔انہوں نے بیک وقت پانچ زبانوں (سندھی،اُردو،فارسی،انگریزی،عربی) میں مہارت حاصل تھی۔محترمہ منیزہ ہاشمی اس سلسلے میں رقمطراز ہیں:

> Dr N.A. Bloach is one of the Pakistani's most distinguished scholar and historians. He knows persian and Arabic, is fluent in Urdu and picked Baluchi and Punjabi along the way(۳)

انہوں نے ان تمام زبانوں میں علمی و تحقیقی کام انجام دیئے۔علاوہ ازیں ان کی تحقیقی موضوعات میں تنوع اور رنگا رنگی ہے۔ان کی تحقیق کا دائرہ بہت وسیع ہے۔تاریخ،ادب،لسانیات،آثارِ قدیمہ،موسیقی،لوک ورثہ بالخصوص سندھ کی تاریخ پر بہت کام کیا۔بقول ڈاکٹر عبدالرزاق صابر:

> ڈاکٹر این اے بلوچ محض ایک شخصیت ہی کا نام نہیں بلکہ ایک عہد کا نام ہے جو نہ صرف سندھی زبان،ادب، لسانیات،تاریخ،تعلیم،تدریس،ثقافت،آثارِ قدیمہ،بشریات اور سماجیات پر مشتمل ہے بلکہ اس میں سندھ کے ساتھ ساتھ جنوبی ایشیا،برصغیر پاک وہند اور پاکستان کے تمام صوبوں کی تاریخ بھی شامل ہے۔(۴)

اسی حوالے سے محمد موسیٰ بھٹو(مدیر ماہنامہ'بیداری' حیدرآباد) ڈاکٹر بلوچ کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> ڈاکٹر نبی بخش بلوچ سندھی ادب کا ایسا نام ہے جو تاریخ کا انمٹ نقش بن چکا ہے۔ڈاکٹر بلوچ نے سندھی ادب کے تقریباً ہر پہلو اور موضوع پر لکھا ہے اور اتنا لکھا ہے کہ اس کے مطالعے کو مہینے نہیں بلکہ سال درکار ہیں۔لکھنے والے تو اور بھی ہیں لیکن ڈاکٹر بلوچ کی تحریر کی خاصیت یہ ہے کہ ان کی ہر تحریر میں خونِ جگر اور ذات کی فنائیت شامل ہے جس نے ان کی تحریر کو لازوال بنا دیا ہے۔(۵)

انہوں نے سندھ کے عظیم صوفی شاعر شاہ عبداللطیف بھٹائی کے مجموعہ کلام''شاہ جو رسالو'' کو مرتب کیا جو'لطیف شناسی' کے میدان میں نہایت گراں قدر کام ہے۔اس کام کے لیے انہوں نے'شاہ جو رسالو' کے ۵۰ سے زیادہ قلمی نسخوں اور تقریباً تمام مطبوعہ نسخوں سے استفادہ کر کے اسے دس ضخیم جلدوں میں مرتب کیا۔جو لطیفیات کے باب میں نادر اضافہ ہے۔

ڈاکٹر بلوچ کا ایک اور بڑا تحقیقی منصوبہ سندھی لوک ادب کو اکٹھا کر کے ترتیب دینا ہے۔لوک ادب کسی بھی خطے کی تہذیب،ثقافت اور روایات کا ترجمان ہوتا ہے۔لوک ادب کی اسی اہمیت کے پیش نظر انہوں نے سندھ کے قریے قریے میں جا کر لوک ادب کا مواد جمع کیا اس مواد کی تہذیب و ترتیب دی۔برس ہا برس کی محنت کے بعد انہوں نے لوک ادب کی ۴۲ جلدیں مرتب کیں۔جو سندھی ادبی بورڈ کے زیرِ اہتمام شائع ہوئیں۔

سندھی لغت نویسی کی ذیل میں بھی ڈاکٹر بلوچ کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ انہوں نے اُردو سندھی، اور سندھی اُردو لغت مرتب کی۔ لغت نویسی میں ان کا سب سے بڑا کارنامہ 'جامع سندھی لغت' کی تیاری ہے۔ بڑے سائز کی ان پانچ ضخیم جلدوں میں صفحات کی تعداد ۳۰۸۸ ہے۔ جبکہ الفاظ واصطلاحات کی تعداد ۹۳۰۰۰ ہے۔

علاوہ ازیں آپ نے تعلیم، انسائیکلوپیڈیا، لسانیات، تاریخ، سندھی موسیقی اور سندھی ثقافت پر بے شمار تحقیقی وتنقیدی مضامین وکتب تحریر کیں۔ بقول محمد راشد شیخ:

> سندھی زبان کی ترقی میں بلوچ صاحب کی خدمات اس قدر زیادہ ہیں کہ صرف ان کی خدمات پر ایک ضخیم کتاب لکھی جاسکتی ہے... سندھی زبان کی علمی اور تحقیقی خدمات کی بنا پر ماضی وحال کا کوئی محقق ایسا نہیں جس کی اس قدر وسیع اور عمیق خدمات ہوں۔ (۶)

ڈاکٹر نبی بخش بلوچ نے تحقیقی کام صرف سندھی زبان اور ادب تک ہی محدود نہیں۔ فارسی ادبیات کے حوالے سے بھی ان کی خدمات لازوال ہیں۔ فارسی زبان نے ایران ہی نہیں اس کے ملحقہ خطوں کو بھی ثقافتی اعتبار سے پُر مایہ بنایا۔ اس زبان نے ان خطوں کی زبان، اسلوب اور رسوم الخط کو بھی متاثر کیا اور انہیں اپنے الفاظ کے ذخیرے سے بھی مالا مال کیا۔ سندھی جو سندھ کے لوگوں کی زبان ہے فارسی سے اخذ واستفادے میں کسی سے پیچھے نہیں ہے۔ فارسی صدیوں سندھ کی سرکاری زبان اور ثقافتی علامت رہی ہے۔ سندھ کی لائبریریوں میں ادب، تاریخ، مذہب اور صوفیاء کرام کے تذکروں پر سینکڑوں فارسی کتب موجود ہیں۔ فارسی کی اس اہمیت کے پیش نظر ڈاکٹر بلوچ نے اپنی تحقیقات کو قدیم فارسی کتب تک بھی پھیلایا۔ اس ضمن میں ان کی تحقیقی خدمات درج ذیل ہیں:

فتح نامہ سندھ عرف چچ نامہ: ''چچ نامہ'' علی بن حامد کوفی کی تصنیف ہے جو ۱۲۱۶ء میں شائع ہوئی۔ یہ برصغیر پاک وہند میں مسلمانوں کی تاریخ کے حوالے سے لکھی گئی فارسی تصنیف ہے۔ اس کتاب کو اس خطّے میں تاریخ نگاری کا نقطۂ آغاز قرار دیا جاسکتا ہے۔ اس میں عربوں کی آمد سے قبل اور مابعد سندھ کے حکمرانوں کے احوال ملتے ہیں۔ محمد بن قاسم کی سرکردگی میں فتح سندھ اور سندھ کی عرب فتوحات کے حوالے سے اصل ریکارڈ بھی اس کتاب میں شامل ہے۔ علاوہ ازیں مہمات کی تفصیل اور مختلف جگہوں کے عینی شاہدین کی روداد کے ساتھ ساتھ اس میں وادی سندھ میں بدھ مت، سلطنتِ سندھ اور اس کی معاصر سلطنتوں کے باہمی تعلقات وغیرہ کا ذکر بھی ہے۔

''چچ نامہ'' کی تاریخی اہمیت وافادیت کے پیش نظر ڈاکٹر این اے بلوچ نے اسے مرتب کیا۔ اس کے دیباچے میں ڈاکٹر بلوچ لکھتے ہیں:

> هي ڪتاب 'فتحنا مه سنڌ' عرف (چچنا مو)قبل از ا سلام ۽ اوائلي اسلا مي فتو حا ت واري سنڌ جي تاريخي د ؤ رسا ن تعلق رکي، ٿو پيو تح هي ءُ ڪتاب فارسي ترجمي جي صورت ۾ اسان تا ئين پهتو آ هيۀ اصل ڪتاب عربي ماخذ ن سا ن وابستگيۀ فارسي ترجمي جي پيچيد گين سبب ان ۾ ڪا قي

تصيح ۽ تحقيق جي گنجائش باقي آهي۔(۷)

اس سے قبل بھی اس کتاب کے مختلف زبانوں میں تراجم وتحقیقات ہوچکے تھے۔ نامور سندھی ادیب مرزا قلیچ بیگ نے اس کا مکمل انگریزی ترجمہ کیا جو ۱۹۰۰ء میں کمشنر پریس، کراچی سے شائع ہوا۔ بعدازاں انہوں نے اس کا سندھی ترجمہ بھی کیا۔ شمس العلماء عمر بن داؤد پوتہ نے بھی ۱۹۳۹ء اس کا اصل متن مع تعلیقات مرتب کیا۔ سندھی ادبی بورڈ نے بھی ''چچ نامہ'' کے اُردو اور سندھی تراجم شائع کرائے۔ ان تمام کاوشوں اور تحقیقات کے باوجود ہنوز اس کے مستند متن کی ضرورت تھی، جو جدید تحقیقات کی بنیاد پر مرتب کیا گیا ہو۔ اس مشکل کام کو ڈاکٹر بلوچ نے انجام دیا۔ انہوں نے نہ صرف چچ نامہ کے متن کو مرتب کیا بلکہ ۱۵۸ صفحات پر مشتمل حواشی بھی لکھے۔ اور ایک عالمانہ مقدمہ بھی تحریر کیا۔ انہوں نے اس کتاب کا انتساب ڈاکٹر عمر بن داؤد پوتہ اور پروفیسر عبدالعزیز میمن کو معنون کیا۔ ڈاکٹر بلوچ نے یہ کام نہایت محنت اور جانفشانی سے مکمل کیا اس کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ نبی بخش بلوچ کے مرتب کردہ 'چچ نامہ' کا متن اب تک اس کتاب کے شائع ہونے والے تمام متون سے مستند ہے۔

لُبِّ تاریخ سندھ: لُبِّ تاریخ سندھ بھی فارسی زبان میں سندھ کی ایک تاریخ ہے۔ اس کے مصنف منشی خداداد خان ہیں۔ جو سندھ کے شہر سکھر کے رہنے والے تھے۔ ۱۸۹۹ء تا ۱۸۵۳ء کمشنر آفس میں سرکاری ملازم رہے۔ جس کی وجہ سے وہ بہت سے واقعات کے چشم دید تھے۔ اس لیے بھی یہ تاریخ سندھ کے برطانوی دور کے مطالعہ کے لیے بہت مفید ہے۔ اس کتاب کو تین ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔ جس میں سندھ کا عمومی تعارف اور رائے خاندان سے انگریز دورِ حکومت تک سندھ کی تاریخ قلمبند کی گئی ہے۔ ڈاکٹر نبی بخش بلوچ اس کتاب کے مقدمے میں لکھتے ہیں:

> He has devoted nearly half of the book (159-303) to the British period. The author has mentioned chronologically the important events of the British of Sind in 1943 A.D. to 1900 A.D.... thus "Lubb-e-Tarikh" becomes a contemporary source of information for nearly 50 years of British rule in Sind.(۸)

یہ تاریخ ۱۹۰۰ء میں شائع ہوئی۔ ڈاکٹر نبی بخش بلوچ کے اس کتاب کی اشاعت کے بارے میں لکھتے ہیں:

> Lubb-e-Tarikh was completed by author on Friday 7, Rabni 1, 1318/July,1900(305). The news item dated Safar25,1318 A.H. June 24,1900 A.D are the last events mentioned in it(302). The Book was printed in Litho at the Riyaz-e-Hind press, Amratsar.(۹)

سب سے پہلے شمس العلما مرزا قلیچ بیگ نے اس کتاب کا ترجمہ کیا۔ بعد ازاں اسے مرتب کرنے کی ذمہ داری سندھی ادبی بورڈ نے ڈاکٹر بلوچ کو دی۔ انہوں نے اس کتاب کے دستیاب نسخوں کا نہایت محنت اور استقامت سے تحقیقی جائزہ لیا اور نہ صرف متن تیار کیا۔ حواشی بھی لکھے اور کتاب کی اہمیت وافادیت پر انگریزی زبان میں ایک مقدمہ بھی تحریر کیا۔ یہ کتاب ۱۹۵۹ء میں سندھی ادبی بورڈ کے زیرِ اہتمام شائع ہوئی۔ اس تاریخ کا روسی زبان میں ترجمہ بھی ہو چکا ہے جو محمد صافولوف نے کیا۔

لطائف لطیفی: میر عبدالحسین سانگی ہیں کی یہ تصنیف ۱۸۸۸ء میں منظرِ عام پر آئی۔ اس کا موضوع عظیم صوفی شاعر شاہ عبداللطیف بھٹائی کے احوال و آثار ہے۔ شاہ صاحب ۱۱۰۲ھ، ۱۶۹۰ء میں پیدا ہوئے اور ۱۱۵۶ھ، ۱۷۵۱ء میں وفات پا گئے۔ شاہ صاحب کے پہلے سوانح نگار میر شیر علی قانع ٹھٹھوی ہیں، اس کے بعد رچرڈ برٹن، ڈاکٹر ٹرمپ، دیارام گدومل اور مرزا قلیچ بیگ نے بھی شاہ صاحب کی زندگی پر لکھا۔

اس کتاب کے مصنف میر عبدالحسین خان سندھ کے آخری تالپور حکمران میر نصیر خان کے پوتے تھے۔ آپ فارسی زبان کے قادر الکلام شاعر بھی تھے۔ یہ کتاب شاہ صاحب کی حیات، حسب نسب، کرامات، وغیرہ پر مبنی حکایات پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کو آسان فارسی زبان میں لکھا گیا ہے کہیں کہیں میر سانگی نے اشعار کا بھی استعمال کیا ہے۔ یہ کتاب لطیف شناسی میں اہم سنگِ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔ جس سے بعد میں بہت سے لطیف شناسوں نے استفادہ کیا۔ ڈاکٹر داؤ پوتہ اور مولانا دین محمد وفائی (لطف اللطیف) جیسے محققین نے اپنی تصانیف کے لیے اس کتاب کو حوالہ بنایا۔ اس کی اہمیت وافادیت کے پیشِ نظر ڈاکٹر نبی بخش بلوچ نے اسے مرتب کیا۔ جو شاہ عبداللطیف بھٹ شاہ ثقافتی مرکز کی جانب سے ۱۹۶۲ء میں شائع کی گئی۔

تاریخ طاھری: سندھ کی تاریخ نویسی میں ایک اور اہم تصنیف جسے ڈاکٹر نبی بخش بلوچ نے مرتب کیا، 'تاریخ طاھری' ہے۔ اس تاریخ کے مصنف سید طاھر محمد نیسانی ہیں۔ انہوں نے 'عمر ماروی' کی داستان کو نثر میں لکھا۔ 'تاریخ طاھری' دراصل ٹھٹھہ شہر کی تاریخ ہے جو انہوں نے ۱۰۳۰ھ، بمطابق ۱۶۲۱ء میں تصنیف کی۔ اس کتاب کا اصل نام 'تاریخ بلدہ ٹھٹھہ' ہے۔ لیکن بعد میں یہ تاریخ اپنے مصنف کے نام پر تاریخ طاھری کے نام سے معروف ہو گئی۔

سید محمد طاہر نیسانی ٹھٹھہ شہر میں پیدا ہوئے ان کے آباؤ اجداد ارغوان اور ترخان دورِ حکومت میں دربار سے وابستہ رہے۔ 'تاریخ طاہری' میں مصنف نے ٹھٹھہ کے مقامی حکمرانوں جیسے سومرا، سمہ، ارغوان اور ترخان خاندان کے احوال قلمبند کیے ہیں۔ سندھی ادبی بورڈ نے جب 'تاریخ سندھ' کے مختلف زبانوں میں شائع ہونے والے ماخذات کی اشاعت کا منصوبہ بنایا تو اس کتاب کی اشاعت کو بھی منصوبے میں شامل کیا گیا اور اس کی تحقیق و تدوین کا کام ڈاکٹر بلوچ کو سونپا گیا۔

اس کتاب کو پانچ ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔ جو سومرا، سمہ جام، مرزا شاہ حسن ارغوان، عیسی ترخان اور مرزا غازی بیگ ترخان کے عنوانات پر مشتمل ہے۔[(۱۰)] ڈاکٹر بلوچ نے اس تاریخ کی تدوین و ترتیب کا فریضہ احسن طریقے سے انجام دیا۔ انہوں نے نہ صرف مستند متن ترتیب دیا بلکہ حواشی بھی لکھے اور انگریزی زبان میں ایک جامع مقدمہ بھی مبسوط کیا۔ یہ کتاب

سندھی ادبی بورڈ نے ۱۹۶۴ء میں شائع کی۔اس سے پہلے بھی ایک انگریزی محقق ایلیٹ ڈاؤسن اور سندھی ادیب محمد صدیق میمن اس تاریخ کے کچھ حصوں کا انتخاب اور ترجمہ کر چکے ہیں۔

بیگلار نامہ: 'بیگلار' دراصل ارغوان خاندان کی ایک شاخ ہے۔ارغوان خاندان نے سمہ حکمرانوں کے زوال کے بعد سندھ کی باگ دوڑ سنبھال لی،ان کے دورِ حکومت میں وسط ایشیا سے ارغوان خاندان کے بہت سے قبیلوں نے سندھ کی طرف ہجرت کی اور یہاں مقیم ہوگئے۔اسی خاندان کے ایک نامور شاعر و دانشور کا نام ادار کی بیگلار تھا،جس نے ۱۶۰۸ء 'بیگلار نامہ' کے نام سے اپنے خاندان کی تاریخ لکھی۔ بظاہر یہ ایک خاندان کی تاریخ ہے درحقیقت اس تاریخ کو تاریخِ سندھ کے ایک اہم ماٰخذ کی حیثیت حاصل ہے۔اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اس خاندان نے سندھ کی تاریخ وتہذیب پر انمٹ نشان چھوڑے ہیں۔فارسی کی اس تاریخ کا مختصر ترجمہ محمد صدیق میمن نے ۱۹۴۷ء میں سندھ مسلم ادبی سوسائٹی نے شائع کیا۔اس تاریخ کے مستند متن کو شائع کرنے کی ذمہ داری بھی ڈاکٹر این اے بلوچ نے لی۔تحقیق کے بعد اس تاریخ کے متن کو انہوں نے ۱۹۸۰ء میں مکمل کیا جسے سندھی ادبی بورڈ حیدرآباد کے زیرِ اہتمام شائع کیا گیا۔اس کتاب کے آغاز میں جامع مقدمہ تحریر نہیں کیا گیا بلکہ انگریزی زبان میں مختصر نوٹ تحریر کیے گئے ہیں۔اس کتاب کے اختتام پر قدیم مقبروں کی تصاویر بھی دی گئیں ہیں۔

تاریخ بلوچی: ''تاریخ بلوچی'' دراصل سندھی کی دو تواریخ 'تحفۃ الکرام' اور 'فتح نامہ' سے مرتب کی گئی ہے۔'تحفۃ الکرام' میر علی شیر قانع نے ۱۱۸۸ھ، بمطابق ۱۷۷۴ء میں لکھی۔اور مثنوی 'فتح نامہ' میر عظیم الدین ٹھٹھوی نے ۱۲۱۹ھ بمطابق ۱۸۰۳ء میں تصنیف کی۔ یہ مثنوی شیر محمد نظامانی نے مرتب بھی کی جسے سندھی ادبی بورڈ نے ۱۹۶۷ء میں شائع کیا۔عبدالمجید جوکھیو ایک اور تاریخ نویس ہیں جنہوں نے مذکورہ بالا تواریخ کو بنیاد بنا کر سندھ کی تاریخ لکھی۔اس تاریخ کو تاریخ سندھ (فارسی) کے ذیل میں اہم ماٰخذ کی حیثیت حاصل ہے یہ تاریخ کم یاب ہو چکی تھی تاہم اس کا ایک نسخہ ڈاکٹر نبی بخش بلوچ کے پاس محفوظ تھا۔انہوں نے اس تاریخ کو جدید تحقیقی طریقے سے ۱۹۹۶ء میں شائع کیا گیا۔اس کتاب کی ترتیب میں ڈاکٹر خضر نوشاہی نے ڈاکٹر بلوچ کی معاونت کی۔اس کتاب میں ایک جامع مقدمہ بھی موجود ہے۔

یہ کتاب ڈاکٹر بلوچ کا گراں قدر علمی و تحقیقی کارنامہ ہے کیونکہ اگر آپ اس کتاب کو مرتب نہ کرتے تو یہ تاریخ ناپید ہو جاتی اور ہماری آئندہ نسلیں اہم تاریخِ سندھ سے محروم رہ جاتیں۔

باقیات از احوال کلہوڑہ: کلہوڑہ خاندان سندھ کے مقامی باشندے تھے۔ان کا نسلی پیشہ زراعت تھا۔کلہوڑوں کے دورِ حکومت میں علم وادب کی بہت سرپرستی کی گئی۔متعدد صاحبانِ علم و دانش اور علوم وفنون کے ماہر کلہوڑوں کے دربار سے وابستہ تھے۔اس عہد کے علماء،فضلاء،صوفیاء اور شاعروں میں مخدوم ابوالحسن ٹھٹھوی،مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی،مخدوم عبدالرحیم گرہوڑی، محمد ابراہیم بھٹی،مولوی محمد حسن ٹھٹھوی، قاضی عبدالکریم،شاہ عنایت رضوی،مخدوم سلمان، پیر ودھولی، روحل فقیر،بنگو گوپانک صاحب ڈنو فاروقی،سیّد فقیر محمد، مدن بھگت، تماچی فقیر وغیرہ شامل ہیں۔ان سب سے بڑھ کر اس دور کو یہ سعادت نصیب ہوئی کہ شاہ عبداللطیف بھٹائی جیسے صوفی شاعر، نابغہ روزگار شخصیت اس عہد سے تعلق رکھتی ہے۔(۱۱)

اس خاندان کو علمی وادبی حوالے سے بہت اہمیت حاصل ہے اسی اہمیت کے پیش نظر ڈاکٹر بلوچ نے کئی برس کی تلاش کے بعد اس خاندان کے متعلق بیش قیمت مواد جمع کیا۔اور اسے ''باقیات از احوال کلہوڑہ'' کے نام سے ۱۹۹۶ء میں شائع کرایا۔اس سے پہلے اس خاندان کے بارے میں بہت کم معلومات دستیاب تھیں۔کلہوڑہ دورِ حکومت میں دلچسپی لینے والوں کے لیے یہ کتاب بہت اہم ہے۔

سندھ میں فارسی شاعری کا آخری دور تکلمہ التکملہ: یہ کتاب ڈاکٹر نبی بخش بلوچ کا فارسی زبان میں تازہ علمی وتحقیقی کام ہے۔جو ۲۰۰۷ء میں مقتدرہ قومی زبان سے شائع ہوئی۔سندھ میں فارسی شاعری کے آخری دور کا جائزہ اس کتاب کا موضوع ہے۔اس سلسلے میں ۱۷۶ فارسی شعرا کے احوال اور منتخب کلام جمع کیے گئے ہیں۔پروفیسر فتح محمد ملک اس کتاب کے پیش لفظ میں لکھتے ہیں:

اس گراں قدر کتاب کی اشاعت سے وادی سندھ میں فارسی شاعری کی پوری تاریخ محفوظ کردی گئی ہے۔(۱۲)

یہ کتاب ماضی کے لکھے ہوئے دو تذکروں میر شیر علی قانع ٹھٹھوی کی 'مقالات الشعرا' اور محمد ابراہیم خلیل کی 'تکملہ مقالات الشعرا' کے تاریخی تسلسل کی ایک کڑی ہے۔اس میں فارسی شعرا کو چھ ادوار میں تقسیم میں کیا گیا ہے۔اور ہر شاعر کے مختصر حالات زندگی اور منتخب کلام پیش کیا گیا ہے۔فارسی شاعری پر اڑتیس صفحات کا عالمانہ مقدمہ بھی اس کتاب کا حصہ ہے۔موجودہ دور میں فارسی زبان کے حوالے سے اس طرح کا تحقیقی کام ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔کیونکہ اب ادبی، سماجی، معاشرتی ماحول کافی تبدیل ہو چکا ہے۔اور فارسی دانی کی محافل ومشاعرے وغیرہ موجودہ دور میں ناپید ہیں۔اور قدیم فارسی مخطوطات و دیگر قیمتی ذخائر کی تلاش بہت صبر آزما اور مشکل کام ہے۔اس لیے یہ تذکرہ ڈاکٹر نبی بخش بلوچ کا بیش قیمت تحقیقی وعلمی کارنامہ ہے۔

علاوہ ازیں انہوں نے غلام محمد لغاری کے 'دیوانِ غلام' کو بھی مرتب کیا۔غلام محمد لغاری تالپور دورِ حکومت میں میر مراد علی خان (۱۸۲۸ء تا ۱۸۳۳ء) کے دربار سے وابستہ رہے۔فارسی کے قادرالکلام شاعر تھے۔ڈاکٹر بلوچ نے 'دیوانِ غلام' کے تدوین کے علاوہ انگریزی زبان میں ایک مقدمہ بھی تحریر کیا ہے۔یہ دیوان ۱۹۵۹ء میں سندھی ادبی بورڈ حیدر آباد کی جانب سے شائع ہوا۔ڈاکٹر صاحب نے تمام عمر تحقیقی وتدریسی سرگرمیوں میں مشغول رہے۔ان علمی وادبی خدمات کے عوض ان کو کئی اعزازات سے بھی نوازا گیا جن میں تمغہ پاکستان 68-1962، ستارہ قائد اعظم، صدارتی ایوارڈ: پرائیڈ آف پرفارمنس ۱۹۷۹ء، صدارتی ایوارڈ: اعزازِ کمال ۱۹۹۱ء، صدارتی ایوارڈ: ستارہ امتیاز ۲۰۰۱ء جیسے بڑے اعزازات شامل ہیں۔

سندھ کی وزیر تعلیم ڈاکٹر حمیدہ کھوڑو، ڈاکٹر بلوچ کو سندھ کا انسائیکلوپیڈیا قرار دیتے ہوئے لکھتی ہیں:

سندھ کے لوک ادب، ثقافت، تاریخ، جغرافیہ اور بشریات کا کوئی بھی ایسا پہلو نہیں جس پر ڈاکٹر بلوچ نے تحقیق نہ کی ہو۔ان کو 'سندھ کا انسائیکلوپیڈیا' کہہ دینا مبالغہ نہ ہوگا۔(۱۳)

سندھ کے یہ فرزند ۶/اپریل ۲۰۱۱ء کو صبح تین بجے قاسم آباد میں اپنی بیٹی کے ہاں ۹۳ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔

حوالہ جات/حواشی

۱۔ یہ تاریخ پیدائش ڈاکٹر بلوچ کے ابتدائی سکول رجسٹر کے مطابق ہے جبکہ اکادمی ادبیات پاکستان، اسلام آباد کے اشاعتی سلسلہ پاکستانی ادب کے معمار کے تحت چھپنے والی کتاب ''ڈاکٹر نبی بخش بلوچ: شخصیت وفن'' کے مصنف محمد راشد شیخ کا کہنا ہے کہ 'اس عہد میں عموماً اسکول میں داخلے کے وقت بچوں کی عمر زیادہ لکھائی جاتی تھی تاکہ زیادہ عمر کی وجہ سے نوکری جلد مل جائے، خود بلوچ صاحب کے مطابق ان کی پیدائش مارچ ۱۹۱۹ء میں ہوئی۔' ملاحظہ ہو مذکورہ کتاب کا صفحہ نمبر ۲۴

۲۔ قاسم محمود، انسائیکلوپیڈیا پاکستانیکا، لاہور، الفیصل ناشران، بارِ ششم، ۲۰۰۸ء، ص ۹۲۸

۳۔ تاج جویو (مرتب)، ڈاکٹر بلوچ ھک مثالی عالم، (حصہ اوّل)، حیدرآباد: سندھ مانکی موتی تنظیم، ۲۰۰۲ء، ص ۵

۴۔ عبدالرزاق صابر، ڈاکٹر، ڈاکٹر این اے بلوچ: ایک عہد ساز شخصیت، مشمولہ: پاکستان میں اُردو (پہلی جلد سندھ)، پروفیسر فتح محمد ملک، سید احمد پیرزادہ، تجمل شاہ (مرتبین)، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۲۰۰۶ء، ص ۳۶۳

۵۔ ڈاکٹر نبی بخش بلوچ معاصرین کی نظر میں، مشمولہ اخبارِ اردو (مدیر: محمد اسلام نشتر)، جلد نمبر ۲۷، شمارہ نمبر ۴، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، اپریل ۲۰۱۱ء، ص ۲۱

۶۔ محمد راشد شیخ، ڈاکٹر نبی بخش بلوچ شخصیت وفن، اسلام آباد، اکادمی ادبیات پاکستان، ۲۰۰۷، ص ۸۷

۷۔ Sindhi Ababi Board ,2010, "Dr Nabi Bakhash Bloach". Official website of Sindhi Ababi Board http://www.sindhiadabiboardorg / catalogue/ History/ Book01/B ook_page02html (Accessed on 20 April 2011)

۸۔ Sindhi Ababi Board ,2010, "Dr Nabi Bakhash Bloach". Official website of Sindhi Ababi Board http://www.sindhiadabiboardorg / catalogue/ History/ Book56/B ook_page19.html (Accessed on 24 April 2011)

۹۔ Ibid

۱۰۔ نبی بخش بلوچ، ڈاکٹر (مرتب)، تاریخ طاھری، حیدرآباد، سندھی ادبی بورڈ، ۱۹۶۴ء، فہرست ابواب

۱۱۔ غلام رسول مہر، تاریخ سندھ: حکومت سندھ، محکمہ سیر وسیاحت، ۲۰۰۱ء، ص ۹۷۶، ۹۷۴

۱۲۔ بنی بخش بلوچ، ڈاکٹر، سندھ میں فارسی شاعری کا آخری دور تکلمہ التکملہ، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۲۰۰۷ء

۱۳۔ حمیدہ کھوڑو، ڈاکٹر، نبی بخش بلوچ، مشمولہ: پاکستان میں اُردو (پہلی جلد، سندھ)، ص ۳۶۰